

شاعروں کے لطیفے (مولانا محمد حسین آزاد)

04

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
بیان کرنے کا انداز	اسلوب بیان	کئی۔ بہت سے	متععدد
مشابہت، مادی چیزوں کو مجسم کر کے پیش کرنا	تمثیلی	ایجاد کرنے والا/ بنانے والا	موجودہ
تصویریں بنانا/ مجسمہ بنانا	پیکر تراشی	خیال/ یقین کرنا	تحمیل آفرینی
اصلیت بیان کرنا	حقیقت آرائی	شعر کا حسن، شعر کی روح، شعر کی دلکشی	شعریت
دل کو کھینچنے والا	ڈکش	برھاچڑھا کر بیان کرنا	مبالغہ آرائی
دل میں گھر کر لینے والا	دنشن	شاندار کارنامہ	شاہکار
لمسا کرنا	ٹوان	بحث/ بار بار دہرانا	تگرار
قصہ/ واقعہ	مانجرا	خوبیاں رکھنے والا	صاحب کمال
چھالے، آبلے	پھپھولے	الصف چاہنا، تعریف کرنا	وادخواہی
غزل/ نظم کی ایک سطر	مضرع	بہادری/ بہت	جرأت
خیر خیریت پوچھنا	مزاج پرسی	رسی عزت	تعظیم رسی
خیر تو ہے	خیر باشد	مجموع میں شامل	شریک گروہ
دلي اطمینان	خاطر جمعی	ملتوی، منوچ کیا گیا	موقوف
بد تیزی کرنا	زبان و رازیاں	مرزا غالب کی کتاب کا نام، دلیل کو رد کرنے والی	قاطعہ بہان

خلاصہ (پورڈ 2016ء)

مولانا محمد حسین آزاد صاحب طرز نشر نگار اور شاعر تھے۔ سبق شاعروں کے لطیفے ان کی کتاب آبِ حیات سے لیا گیا ہے جس میں شاعروں کی شاعرانہ اور ثقیلی زندگی کے تذکرے پیش کیے گئے ہیں۔

1۔ ایک دن لکھنؤ میں میر اور مرزا کے کلام پر دو شخصوں میں تکرار نے طول کھینچا دنوں خواجه باسط کے مرید تھے۔ ان کے پاس گئے اور عرض کی آپ فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں صاحب کمال ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام "آہ" ہے اور مرزا صاحب کا کلام "واہ" ہے۔

2۔ ایک دن مرزا سودا مشاعرے میں بیٹھے تھے ایک شریف زادہ جس کی عمر 12 سے 13 برس تھی اُس نے غزل پڑھی تو سودا چونک پڑے اور کہا میاں لڑ کے آپ جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔ خدا کی قدرت اُن ہی دنوں میں لڑ کا جل کر مر گیا۔

3۔ انشاء اللہ خان ایک دن جرأت سے ملنے آئے وہ کچھ سوچ رہے تھے انسان نے پوچھا کیا خیال کرتے ہو جرأت نے کہا ایک مصروع خیال

- میں آیا ہے خوب مصروع ہے چاہتا ہوں کہ مطلع ہو جائے لیکن تمھیں نہ بتاؤں گا۔ بہت اصرار پر جب انہوں نے مصروع سنایا تو اس کے دوسرا مصروع کو انشاء نے مزاحیہ رنگ دے دیا۔ جس پر جرأت نہیں پڑے اور لکڑی لے کر ان کے پیچھے دوڑے۔ جرأت ناپینا تھے۔
- 4 ایک مشاعرے میں شیخ امام بخش نائج جب پیچھے تو جلسہ ختم ہو چکا تھا۔ چند شعراً ابھی باقی تھے۔ جب شیخ صاحب نے مطلع پڑھا تو اس میں امام کا ذکر تھا اور چونکہ ان کا نام بھی امام بخش تھا اس لئے تمام اہل جاسے نے نہایت تعریف کی۔
- 5 حیدر علی آتش کا ایک شاگرد بے روگاری سے تنگ آ کر بنا رس جانا چاہتا تھا جب وہ ان سے ملنے کے لیے آیا اور کہا کہ کچھ فرمائش ہوتا فرمادیجیے۔ آپ نہیں کر بولے اتنا کام کرنا کہ وہاں کے خدا کو ذرا ہمارا سلام کر دینا۔ وہ حیران ہو کر بولے وہاں کا خدا کیا جدا ہے۔ خواجہ صاحب بولے کہ اگر یہاں وہاں کا خدا ایک ہے تو اُس سے یہاں بھی مانگو وہ ضرور دے گا یہ سن کر ان کے شاگرد نے جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔
- 6 ایک دن معمولی دربار تھا۔ ابراہیم ذوق بھی حاضر تھے۔ ایک مرشدزادہ ایک مرشدزادہ کی طرف سے ایک عرض لیکر آیا اور بادشاہ سے کچھ کہ کر رخصت ہو گیا۔ حکیم احسن اللہ خاں نے کچھ پوچھا تو صاحب عالم نے کہا کہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے۔
- 7 موزاعالب کی قاطع برہان یہٹ مشہور ہوئی بہت لوگوں نے تنقید بھی کی ہے کسی نے کہا کہ حضرت آپ نے فلاں شخص کی کتاب کا جواب نہ لکھا۔ آپ نے فرمایا "بھائی اگر کوئی گدھا تمہیں لات مارے تو تم اس کا کیا جواب دو گے"۔

فریلم

اقتباس نمبر ۱

ایک دن معمولی دربار تھا۔ استاد (ابراهیم ذوق) بھی حاضر تھے۔ ایک مرشدزادے تشریف لائے۔ وہ شاید کسی مرشدزادہ یا بیگمات میں سے کسی بیگم صاحب کی طرف سے کچھ عرض لے کر آئے تھے۔ انہوں نے آہستہ آہستہ بادشاہ سے کچھ کہا اور رخصت ہوئے۔ حکیم احسن اللہ خاں بھی موجود تھے، انہوں نے عرض کی: "صاحب عالم! اس قدر جلدی، یہ آنا کیا تھا اور تشریف لے جانا کیا تھا؟" صاحب عالم کی زبان سے اس وقت تکاکہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے۔

سبق کا عنوان: شاعروں کے لطفے مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مرشدزادے	شہزادہ	دنیا کے صاحب	صاحب عالم	الفاظ
درخواست	خوشی	سرست	خوشی	معانی
عرض				منہ سے بے ساختہ نکلا

تشریع:

بہادر شاہ ظفر غیر رسمی دربار لگائے بیٹھے تھے۔ جس میں شیخ محمد ابراہیم ذوق بھی موجود تھے۔ ذوق شاعری میں بہادر شاہ ظفر کے استاد تھے۔ اس نشست میں ایک شہزادے (بہادر شاہ ظفر کو ذوق اور غالب وغیرہ احتراماً پیر و مرشد کہتے تھے۔ اس نسبت سے شہزادے، مرشدزادے کہلاتے تھے، شاید کسی شہزادے یا کسی بیگم کی طرف سے کوئی درخواست لے کر آئے تھے۔ انہوں نے آہستہ آہستہ اپنی بات بادشاہ کے گوشزار کی اور وہاں سے رخصت ہوئے۔ انہیں جاتے دیکھ کر حکیم احسن اللہ خاں جو شاہی طبیب بھی تھے اور وزیر اعظم کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے کہنے لگے کہ صاحب عالم (ولی عہد سلطنت کو عام طور پر صاحب عالم کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا) اتنی جلدی رخصت ہو رہے ہیں یہ کیا آنا تھا اور کیا تشریف لے جانا تھا۔ شہزادے کے منہ سے بے ساختہ نکلا "اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے" کہا جاتا ہے کہ انسان اپنے ماہول کا



پروردہ ہوتا ہے یعنی جیسے ماحول میں وہ رہتا ہے ویسے ہی اس کے رجحانات بھی تشكیل پاتے ہیں۔ قلعہ معلیٰ جسے لال قلعہ کے نام سے بھی یاد ریا جاتا ہے۔ اس میں دن رات شعروادب کی محفلیں جمعی تھیں۔ چنانچہ ماحول کے زیر اثر شہزادوں کا شعری ذوق بھی بہت تربیت یافتہ تھا۔ شہزادے نے حکیم احسن اللہ خاں کو جو جواب دیا وہ نشری جملہ نہیں تھا بلکہ موزوں مصرع تھا۔ بادشاہ کو شہزادے کی حاضر جوابی اور موزوں طبع اچھی لگی انہوں نے مصرع کی دادوی اور استاد محمد ابراهیم نے مصرع لگا کر اسے مطلع کی صورت دے دی۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

اقتباس نمبر 2

ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے اور خواجہ صاحب (حیدر علی آتش) اپنی آزاد مزاجی سے کہا کرتے تھے کہ میاں کہاں جاؤ گے؟ دو گھنٹی میں بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور جو خدا دیتا ہے، اس پر صبر کرو۔ ایک دن وہ آئے اور کہا کہ حضرت! رخصت کو آیا ہوں۔ فرمایا: ”خیر باشد کہاں؟“ انہوں نے کہا: ”کل بنارس کو روانہ ہوں گا۔“ کچھ فرمائش ہو تو فرمادیجیے۔ آپ نہ کر بولے: ”اتا کام کرنا کہ وہاں کے خدا کو ذرا ہمارا بھی سلام کہ دینا۔“ وہ حیران ہو کر بولے کہ حضرت! یہاں اور وہاں کا خدا جدائے؟ خواجہ صاحب نے کہا: ”جب خدا وہاں یہاں ایک ہے تو پھر ہمیں کیوں چھوڑتے ہو؟ جس طرح اس سے جا کر مانگو گے اُسی طرح یہاں مانگو، جو وہاں دے گا یہاں بھی دے گا۔“ اس بات نے ان کے دل پر ایسا اثر کیا کہ سفر کا ارادہ موقوف کر دیا اور خاطر جمعی سے بیٹھ گئے۔

مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد
سبق کا عنوان: شاعروں کے لطیفے

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ	معانی	معانی	معانی
آزاد مزاجی	سادہ طبیعت، آزاد طبیعت	خاطر جمعی	آزاد مزاجی	آزاد مزاجی
متونی	موقف	خیر تو ہے	خیر باشد	خیر تو ہے

ترجمہ:

خواجہ حیدر علی آتش کے ایک شاگرد اکثر ان سے اپنی بے روزگاری کا شکوہ کرتے جس پر خواجہ صاحب اسے تسلی دیتے اور کہتے کہ کہاں جاؤ گے؟ یہ جو دو گھنٹی آپس میں مل بیٹھتے ہیں اسے ہی بہت سمجھو اور اللہ تعالیٰ جو کچھ عطا کرتا ہے اسے بہت کچھ سمجھو۔ آتش کے مزاج میں درویشی موجود تھی۔ آپ نے کبھی زندگی کی آسانیش جمع کرنے کی کوشش نہ کی۔ کسی نواب کے دربار سے وابستہ نہ ہوئے۔ وہ اپنے شاگردوں کو بھی یہی تربیت دیتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عطا کیا ہے اسی پر تو کل کرنا چاہیے۔ ایک دن آتش کے وہ شاگرد آئے اور کہا کہ میں رخصت ہونے آیا ہوں۔ آتش کے پوچھنے پر کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے شاگرد نے بتایا کہ کل بنارس جا رہا ہوں کوئی فرمائش ہو تو فرمائیے آتش ہنس پڑے اور کہا کہ ”اتا کام کرنا کہ وہاں کے خدا کو ذرا ہمارا بھی سلام کہہ دینا۔“ وہ حیران ہو کر کہنے لگے کہ حضرت آپ نے یہ کیا کہا یہاں اور وہاں کا خدا الگ الگ تو نہیں۔ خواجہ صاحب نے کہا جب دونوں جگہ خدا ایک ہے تو پھر ہمیں کیوں چھوڑتے ہو؟ جس طرح وہاں جا کر اس سے مانگا ہے اسی طرح یہاں اس سے مانگو۔ خواجہ صاحب کی اس لفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کس قدر بھروسہ تھا۔ وہ کس توکل کے مالک تھے۔ ان کی بات دل کو لگنے والی ہے کہ جب دینے عطا کرنے والی ذات ایک ہے۔ تو اس کی عطا جگہ و مقام کی لحاظ نہیں۔ یہ بات خواجہ صاحب کے شاگرد کے دل میں بھی اتر گئی اور اس نے سفر کا ارادہ ترک کر دیا اور سکون اور تسلی سے بیٹھ گیا۔ مولانا محمد حسین آزاد نے لطیفے (لطیف بات جس میں دانائی کی بات چھپی ہو) کی صورت میں خواجہ حیدر علی آتش کی شخصیت اور مزاج میں موجود روایتی اور توکل کی صفت کی نشاندہی کی ہے۔



اقتباس نمبر 3

ایک دن انشاء اللہ خال، جرأت کی ملاقات کو آئے۔ دیکھا تو سر جھکائے بیٹھے کچھ سوچ رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کس فکر میں بیٹھے ہو؟ جرأت نے کہا کہ ایک مصرع خیال میں آیا ہے، چاہتا ہوں کہ مطلع ہو جائے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہے؟ جرأت نے کہا خوب مصرع ہے مگر جب تک دوسرا مصرع نہ ہوگا، تب تک نہ سناوں گا، نہیں تو تم مصرع لگا کر اسے بھی چھین لو گے۔ سید انشا نے بہت اصرار کیا۔ آخر جرأت نے پڑھ دیا:

اس زلف پہ پھیلی شب دیکھوں کی سوجھی

سید انشا نے فوراً کہا:

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

جرأت ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ دریک سید انشا آگے آگے بھاگتے پھرے اور یہ پیچھے پیچھے ٹوٹ لئے پھرے۔

سبق کا عنوان: شاعروں کے لطیفے مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مطلع	غزل کا پہلا شعر	زلف	بال
تاریک رات	شب دیکھوں	ملن/وصال	مالقات

تشریح: ایک دن انشاء اللہ خال جرأت سے ملنے آئے، کیا دیکھتے ہیں کہ جرأت سر جھکائے سوچ بچار میں گم بیٹھے ہیں۔ انشا نے پوچھا کہ کیا سوچ رہے ہو؟ جرأت کہنے لگے کہ ایک مصرع موزوں ہوا ہے خواہش ہے کہ مطلع ہو جائے۔ انشا نے کہا کہ مصرع سناو۔ لیکن جرأت نے مصرع سنا نے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ پورا شعر ہو جائے پھر سناوں گا ورنہ تم مصرع لگا کر اسے بھی چھین لو گے۔ جرأت کا یہ کہنا کہ تم مصرع لگا کر میرا مصرع چھین لو گے۔ انشاء اللہ خال کی موزوںی طبع اور حاضر دماغی کا نہ صرف اقرار ہے بلکہ اس میں ان کے لیے ستائش بھی موجود ہے کہ ایک ایک مصرع دونوں شاعروں کا ہونا تھا لیکن جرأت سمجھتے تھے کہ انشا کی گردہ یا تضمین ایسی ہو گی کہ پورا شعر انہی کا ہو جائے گا۔ جب سید انشا نے زیادہ اصرار کیا تو جرأت نے مصرع پڑھ دیا۔

ع اس زلف پہ پھیلی شب دیکھوں کی سوجھی

مطلوب یہ کہ محبوب کی زلف کو دیکھ کر اندھیری رات کا خیال آیا۔ انشا نے فوراً کہا:

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

جرأت ناپینا تھے بصارت سے محروم فرد کے لیے تو دنیا اندھیری ہوتی ہے۔ اسی مناسبت سے انشا نے مصرع لگایا۔ انشا کا مصرع سن کر جرأت ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ دریک سید انشا آگے آگے بھاگتے رہے اور جرأت ان کے پیچھے پیچھے انہیں ڈھونڈتے پھرے۔ اقتباس سے انشا اور جرأت کے باہمی تعلق پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ دونوں کے تعلقات میں بڑی بے تکلفی تھی۔ اور اس زمانے میں لوگوں میں کتنی وضع داری اور مردودت موجود تھی۔ جرأت نے جو سوچا اور کہا وہ صحیح تھا اور وقت نے ثابت کیا کہ لوگ جرأت کے مصرع کو بھول گئے لیکن سید انشا کا مصرع ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

اقتباس نمبر 4

میر اور مرزا کے کلام پر دو شخصوں نے تکرار میں طول کھینچا۔ دونوں خواجہ باسط کے مرید تھے۔ انہیں کے پاس گئے اور عرض کی کہ آپ فرمائیں۔ انہوں نے کہا دونوں صاحب کمال ہیں، مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام ”آہ“ ہے اور مرزا کا کلام ”واہ“ ہے۔ (بورڈ 2015ء)

مصنف کا نام:	مولانا محمد حسین آزاد	شاعروں کے لیفے	سبق کا عنوان:
معانی	الفاظ	الفاظ	خط کشیدہ الفاظ کے معانی:
معانی	معانی	معانی	
الفاظ	الفاظ	الفاظ	
مہارت	کمال	تکرار	
کلمہ تحسین	بحث، بار بار کہنا	آہ	
واہ	کلمہ افسوس	آہ	

سیاق و سبق:

آب حیات سے مانوذ اس سبق میں مولانا محمد حسین آزاد نے شاعروں کی بخی زندگی کے لطیف تذکرے پیش کیے ہیں۔ پہلے تذکرے میں میر اور مرزا سودا کے کلام کی آہ اور واہ میں تخصیص کی گئی ہے۔ دوسرے میں مرزا سودا کا نو عمر شاعر کے بارے میں نتیجہ خیز تبصرہ ہے۔ تیسرا میں انشاء کے جرأت کے مصرع کو مراحیہ رنگ دینے کا ذکر ہے۔ چوتھے میں ناخ کے محل شعر نانے کا ذکر ہے۔ پانچویں میں آتش کی شاگرد کو توکل کے بارے میں اثر انگیز ہدایت کا ذکر ہے۔ چھٹے میں ذوق کے فی البدیہہ شعر کمل کرنے کا ذکر ہے اور ساتویں میں غالب کامل لطیف جواب پیش کیا گیا ہے۔

تعریج: ادب کی تاریخ میں بعض اوقات ایک زمانے میں دو ایسے شاعر آجاتے ہیں کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا ممکن نہیں ہوتا۔ لیکن گروہ بندی یا ذاتی پسند کی بنابرائے ان ہم عصر شاعروں کا موازنہ کرنے لگتے ہیں۔ ماضی میں میر ترقی میر اور سودا، انیس اور دیر نیز غالب اور ذوق کا آپس میں موازنہ بڑے زورو شور سے ہوتا رہا ہے۔ ہر شاعر کے چاہنے والے اپنے پسندیدہ شاعر کو مقابل سے برتر منوانے کی کوشش میں رہے۔ مولانا محمد حسین آزاد نے میر اور سودا کے حوالے سے خواجہ باسط کے دو مریدوں کا واقعہ تحریر کیا ہے کہ میر اور مرزا کے کلام پر دو فراد کی بحث کافی دیر تک چلتی رہی لیکن کوئی فصلہ نہ ہو کاتو وہ خواجہ باسط کے پاس گئے اور ان سے عرض کی کہ آپ فیصلہ کیجئے۔ میر ترقی میر بڑے شاعر ہیں یا مرزا محمد رفع سودا، انہوں نے فرمایا کہ دونوں صاحب کمال ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں شعرانے بھی ایک دوسرے کے کمال کا اعتراف کیا ہے، میر اپنے زمانے میں اپنے علاوہ سودا، میر کو مکمل شاعر مانتے تھے اور سودا نے بھی میر کی عظمت کا اعتراف اپنی شاعری میں کیا ہے۔ لیکن دونوں شاعروں کا لب و لہجہ مختلف ہے۔ میر ترقی میر کے یہاں ایک درمندی اور دھیما پن ہے جب کہ سودا کے ہاں بلند آہنگی اور طفظناہ موجود ہے۔ اسی مجموعی لب و لہجہ کو مد نظر رکھتے ہوئے، خواجہ باسط نے کہا کہ میر صاحب کا کلام "آہ" ہے اور مرزا صاحب کا کلام "واہ" ہے۔ "آہ" میر کے یہاں موجود المیہ لب و لہجہ کی نشاندہی ہے اور "واہ" سودا کے طفظناہ کا اظہار ہے۔

آزاد کی کتاب کو شائع ہوئے ڈیڑھ صدی بیت گئی اور خواجہ باسط کا بیان ظاہر ہے اس سے بھی کئی سال پہلے کا ہے لیکن یہ بیان آج بھی دونوں شاعروں کے کلام پر حتمی رائے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس سے خواجہ باسط کے شعری ذوق اور تقيیدی شعور کا اندازہ ہوتا ہے۔

سوالات

سوال: ۱) مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟ (بورڈ 2015ء)

جواب: انہوں نے کہا کہ دونوں صاحب کمال ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام "آہ" ہے اور مرزا صاحب کا کلام "واہ" ہے۔

(ب) شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کیا کہا؟ (بورڈ 2017ء)

جواب: سودا نے تعریف کی اور کہا میاں لڑ کے! جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔

(ج) سید انشا کے اصرار پر جرأت نے کون سا مصرع پڑھا؟

جواب: جرأت نے کہا "اس زلف پر چھپتی شب دیجور کی سوچھی"

(د) خواجہ صاحب اپنے اس شاگرد سے کیا کہا کرتے تھے، جو اکثر بے روزگاری کی وکایت سے سفر کا ارادہ کیا کرتا تھا؟

جواب: حیدر علی آتش اپنی آزاد مزاجی سے کہا کرتے تھے کہ میاں کہاں جاوے گے؟ دو گھنٹی میں بیٹھنے کو غیمت سمجھو اور جو خدا دیتا ہے، اس پر صبر کرو۔



(ہ) صاحبِ عالم کی زبان سے اس وقت کیا لکھا جب حکیمِ احسن اللہ خاں نے جلدی سے اُن کے آنے اور جانے پر انہمار تجرب کیا؟

جواب: صاحبِ عالم کی زبان سے اس وقت لکھا کہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے۔

سوال: مولانا آزاد کب پیدا ہوئے اور ان کے والد کا نام کیا تھا؟

جواب: مولانا آزاد 1830ء میں ولی میں پیدا ہوئے والد کا نام مولوی محمد باقر تھا جو معروف عالم دین اور صحافی تھے۔

سوال: آزاد کے والد کی وفات کب ہوئی؟

جواب: 1857ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد مولانا آزاد کے والد اگریزوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

سوال: آزاد نے تلاشِ معاش (روزگار) کے لیے کہاں کہاں کا سفر کیا؟

جواب: لکھنؤ اور حیدر آباد کے پھر لا ہور پنج کر محکمہ تعلیم میں 15 روپے ماہوار پر ملازم ہو گئے۔

سوال: مولانا آزاد سے حکومتِ پنجاب نے کس قسم کی کتابیں لکھوائیں؟

جواب: حکومتِ پنجاب نے مولانا سے نصابی اور درسی کتب لکھوائیں۔

سوال: آزاد نے درس و تدریس کے فرائض کہاں کہاں انجام دیئے؟

جواب: مولانا آزاد نجمن پنجاب میں لیکھ رہا اور گورنمنٹ کالج لا ہور میں عربی و فارسی کے پروفیسر رہے۔

سوال: مولانا آزاد کیسے نشنگار ہیں اور ان کا اسلوب بیان کیا ہے؟

جواب: مولانا آزاد اور وہ کے صاحب طرز نشنگار ہیں اور اپنے اسلوب بیان کے موجہ بھی ہیں اور خاتم بھی۔

سوال: نشنگاری میں کون سا نگ آزاد کو دوسرا نشنگاروں سے منفرد ہوتا ہے؟

جواب: ان کا تمثیلی اسلوب بیان انہیں اپنے عہد کے ادیبوں اور نشنگاروں میں منفرد ہوتا ہے۔

سوال: مولانا آزاد کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات کیا ہیں؟

جواب: تخیل آفرینی، پیکر تراشی، تھیم نگاری، شعریت اور زنگینی، واقع نگاری، نفیاتی حقیقت آرائی اور مبالغہ آرائی ان کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

سوال: مولانا آزاد کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟

جواب: ان کا سب سے بڑا کارنامہ اردو میں جدید طرزِ شاعری ہے، جس کی ابتداء نجمن پنجاب لا ہور کے مشاعروں سے ہوئی۔

سوال: مولانا آزاد کی چند تصنیف کے نام لکھیں؟

جواب: دربارِ اکبری، نیرنگِ خیال، قصصِ ہند، سخنداں فارس۔

سوال: میر اور مرزا کے کلام پر کہاں تکرار ہوئی؟

جواب: ایک دن میر اور مرزا کے کلام پر لکھنؤ میں دو شخصوں کے درمیان تکرار ہوئی۔

سوال: مرزا کے طرفدار کا کلام سن کر مرزا نے کیا کہا؟

جواب: مرزا بھی میر صاحب کے شعر کو سن کر مسکرائے اور کہا شعر تو میر کا ہے لیکن دادخواہی اُن کی دُوائی کی معلوم ہوتی ہے۔

سوال: ایک دن انشاء اللہ خاں جرأت کی ملاقات کو آئے تو وہ کیا کر رہے تھے؟

جواب: جرأت سر جھکائے بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے۔



سوال: انشاء اللہ خان کے پوچھنے پر جرأت نے کیا جواب دیا؟

جواب: جرأت نے کہا کہ ایک مصرع خیال میں آیا ہے، چاہتا ہوں مطلع ہو جائے۔

سوال: انشاء اللہ کے مصرع پوچھنے پر جرأت نے کیا کہا؟

جواب: مصرع خوب ہے لیکن جب تک دوسرا مصرع نہ ہو گا نہیں بتاؤں گا، نہیں تو مصرع لگا کرتم اسے بھی چھین لو گے۔

سوال: جرأت کا مصرع سن کر انشا نے فوراً کیا کہا؟ (بورڈ 2015ء)

جواب: اندھے کو اندر ہیرے میں بہت دور کی سوچی۔

سوال: انشا نے دوسرا مصرع کہا تو جرأت نے کیا کیا؟

جواب: جرأت ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔

سوال: شیخ امام بخش نائج کب مشاعرے میں پہنچے اور وہاں کون موجود تھا؟

جواب: مشاعرہ ختم ہو چکا تھا مگر حیدر علی آتش اور چند دوسرے شعراء موجود تھے۔

سوال: تعظیمِ رسمی اور مزاج پرسی کے بعد انہوں نے نائج سے کیا کہا؟

جواب: مشاعرہ ہو چکا لیکن سب کو آپ کا اشتیاق رہا۔

سوال: شیخ امام بخش نائج نے کون سا مطلع پڑھا؟

جواب: جو خاص ہیں وہ شریکِ گروہ عام نہیں شمار دائیہ تسبیح میں امام نہیں

سوال: خواجہ حیدر علی آتش کے شاگرد کس شہر جانا چاہتے تھے اور استاد صاحب سے کیا فرمائش کی؟

جواب: خواجہ حیدر علی آتش کے شاگرد نے کہا کہ پیر مرشد کل بنارس کو روانہ ہوں گا، کچھ فرمائش ہو تو فرمادیں۔

سوال: استاد حیدر علی آتش نے کیا کام بتایا؟

جواب: اتنا کام کرنا کہ وہاں کے خدا کو ہمارا بھی سلام کہہ دینا۔

Free ILM .Com

سوال: آتش کے شاگرد نے غر کا اوارہ کیوں موقوف کر دیا؟

جواب: یہاں اور وہاں کا خدا جد اخذ انہیں تو اُس سے جس طرح وہاں جا کر مانگو گے اُسی طرح یہاں مانگو، جو وہاں دے گا یہاں بھی دے گا۔

اسی وجہ سے شاگرد نے مطمئن ہو کر جانے کا ارادہ موقوف کر دیا۔

سوال: دربار میں مرشدزادے کس کا پیغام لیکر آئے؟

جواب: کسی مرشدزادی یا بیگمات میں سے کسی کا پیغام لے کر بادشاہ کے حضور حاضر ہوئے۔

سوال: صاحبِ عالم سے کس نے جلدی آئے اور جانے کی وجہ دریافت کی؟

جواب: حکیمِ احسن اللہ خان نے۔

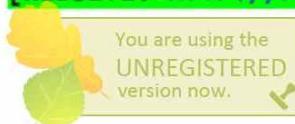
سوال: صاحبِ عالم نے کیا جواب دیا؟

جواب: اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

سوال: بادشاہ نے استادِ ذوق کی طرف دیکھ کر کیا کہا اور استادِ ذوق نے کیا جواب دیا؟

جواب: بادشاہ نے کہا کہ ”استاد! دیکھنا کیا صاف مصرع ہوا ہے۔ استاد نے بے توقف عرض کی حضور:

لائی حیات، آئے، تقلا لے چلی چلے
اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے



سوال: مرزا غالب کی کس کتاب کے بہت سے لوگوں نے جواب لکھے؟

جواب: قاطع برهان کے۔

سوال: غالب نے قاطع برهان کتاب کے جواب لکھنے والوں کے متعلق کیا کہا؟

جواب: فرمایا "بھائی! اگر کوئی گدھا تمہارے لات مارے تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟"

سوال 2: درست جواب پر (✓) اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں۔

(✓) شعر تو میر کا ہے مگر دادخواہی اُن کی دوا کی معلوم ہوتی ہے۔

(✗) سودا نے بہت تعریف کی اور کہا کہ میاں اڑ کے بہت طویل عمر پاؤ گے۔

(✓) جرأت ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔

(✗) چونکہ نام بھی امام بخش تھا، اس لیے تمام اہل جلسہ خاموش رہے۔

(✓) بھائی! اگر کوئی گدھا تمہارے لات مارے تو تم اس کا کیا جواب دو گے۔

سوال 3: سبق کے متن کو منظر رکھ کر درست جواب پر (✓) سے نشاندہی کریں۔

(الف) میرا و مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے کس کے مرید تھے؟

(A) خواجه میر درد کے (B) مرزا غالب کے

(ب) انشا اللہ خاں ایک دن کس کی ملاقات کو آئے؟

(A) غالب کی (B) میر درد کی

(ج) یہ مصرع "اس زلف پر پھیتی شب دیبور کی سوجھی" کس شاعر کا ہے؟

(A) انشا کا (B) جرأت کا (C) درد کا (D) میر کا

(د) "قطع برهان" کے مصنف کون ہیں؟ (بورڈ 2017ء)

(A) ذوق (B) مومن (C) غالب (D) سودا

سوال 4: متن کو منظر رکھتے ہوئے مناسب لفظی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(الف) ایک دن لکھنؤ میں کے کلام پر دو شخصوں نے تکرار میں طول کھینچا۔ (میرا و مرزا)

(ب) میر صاحب کا کلام ہے، مرزا صاحب کا کلام ہے۔ (آہ، واہ)

(ج) گرمی کلام پر بھی چونک پڑے۔ (سودا)

(د) نے کہا کہ ایک مصرع خیال میں آیا ہے۔ (جرأت)

(ه) جرأت ہنس پڑے اور اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ (بورڈ 2015ء)

(و) کو میں بہت دور کی سوجھی۔ (اندھے، اندھیرے)

(ز) چونکہ نام بھی تھا اس لیے تمام اہل جلسہ نے نہایت تعریف کی۔ (امام بخش)

(ح) ایک شاگرد اکثر کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کرتے تھے۔ (بے روزگاری)

(ط) ایک دن معمولی دربار تھا بھی حاضر تھے۔ (ابراہیم ذوق)

(ی) انھوں نے بادشاہ سے کچھ کہا اور رخصت ہوئے۔ (آہستہ آہستہ)



سوال 5: الفاظ کے متقاد لکھیں۔

متقاد	الفاظ	متقاد	الفاظ
مخالف	طرف دار	زوال	کمال
مقطع	مطلع	سردی	گرمی
روزگار	بے روزگاری	عام	خاص

سوال 6: مذکورہ مونث الفاظ اگلگیں۔

مونث	ذکر	الفاظ	مونث	ذکر	الفاظ
تعريف		تعريف		کلام	کلام
قدرت		قدرت	تکرار		تکرار
زلف		زلف		طول	طول
	مصرع	مصرع	آہ		آہ
	مزاج	مزاج	قیامت		قیامت
تبیح		تبیح		شور	شور
شکایت		شکایت		چراغ	چراغ

سوال 7: مندرجہ ذیل پر اعراب لگائیں۔

کمال ، مطلع ، چراغ ، اشتیاق ، غنیمت

جواب: کَمَالٌ ، مَطْلُعٌ ، چَرَاغٌ ، اِشْتِيَاقٌ ، غَنِيمَةٌ

سوال 8: واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

واحد	جمع	جمع	واحد
بیگم	بیگمات	کمالات	کمال
خادم	خدم	اعمار	شعر
		مشاعرے	مشاعرہ
		اشخاص	شخص

سوال 9: کالم الف میں دیئے گئے الفاظ کو کالم ب کے متعلقہ الفاظ سے ملا کیں۔

کالم ج	کالم ب	کالم الف
واہ	ٹک	آہ
دل	سودا	پھپھولے
ٹک	انشا	ذرا
سودا	واہ	مرزا
انشا	دل	جرات



کیشرا لانتگابی سوالات

- (1) ایک دن لکھنو میں میرا مرزا کے کلام پر کتنے شخصوں نے تکرار کی۔
 (A) ایک (B) دو
 (C) تین (D) چار
- (2) محمد حسین آزاد کوں سے معروف عالم دین اور صحافی کے بیٹے تھے؟
 (A) مولوی محمد علی (B) مولوی محمد اختر
 (C) مولوی محمد باقر (D) مولوی محمد عیسیٰ
- (3) ایک دن سودا کہاں بیٹھے ہوئے تھے۔
 (A) مشاعرے میں (B) محفل میں
 (C) گھر میں (D) مشاعرے میں بیٹھے ہوئے ایک شریف زادے کی عمر تھی۔
- (4) ۱۲۔ ۱۳۔ ابرس (A) ۱۴۔ ۱۵۔ ابرس (B)
 مشاعرے میں بیٹھے سودا کیوں چونک پڑے۔
- (5) گرمی کلام پر (A) سرد کلام پر
 لڑکے کی موت کس طرح واقع ہوئی۔ (B) طبعی موت
- (6) جل کر (A) جرأت کی (B) سودا کی
 ایک دن انشا اللہ کس کی ملاقات کو آئے۔
- (7) جرأت کو خیال میں کیا آیا؟ (A) خواب (B) فکر
 سید انشا نے کس بات پر اصرار کیا؟
- (8) مصروع سنانے پر (A) گانسانے پر
 جرأت سید انشا کو کیا اٹھا کر مارنے کو دوڑے؟ (B)
- (9) لکڑی (A) ڈنڈا (B)
 شیخ امام بخش ناخج جب جلسہ میں پہنچ تو جلسہ کیا ہو چکا تھا؟
- (10) افسردا (A) غمگین (B)
 خواجہ صاحب کاشا گرد اکثر کس چیز کی شکایت کرتا تھا؟
- (11) بیماری کی (A) دوستوں کی (B)
 خواجہ آنٹش کا شاگرد کہاں روانہ ہو رہا تھا؟
- (12) بنارس (A) بنداد (B)
 خواجہ آنٹش کے شاگرد نے سفر کا ارادہ کر دیا۔
- (13) ضروری (A) لازمی (B)
 التواء (D) لکھنو

Free ILM .Com



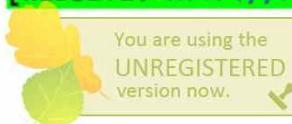
- (15) دربار میں مرشدزادہ کس کی طرف سے عرض لے کر آئے؟
 (A) مرشدزادی (B) ملکہ
 (C) شہزادی (D) کنیر
- (16) قاطع برهان کے مصنف کون ہیں؟
 (A) مومن (B) ذوق
- (17) ایک دن معمولی دربار تھا اور کون حاضر تھے۔
 (A) ابراہیم ذوق (B) مومن
- (18) سبق "شاعروں کے لطیفے" کے مصنف کا نام ہے۔
 (A) مولانا محمد حسین آزاد (B) غلام عباس
- (19) مولانا محمد حسین آزاد کا سن ولادت ہے۔
 (A) 1830ء (B) 1835ء
- (20) مولانا محمد حسین آزاد کا سن وفات ہے۔
 (A) 1920ء (B) 1930ء
- (21) مولانا محمد حسین آزاد کہاں پیدا ہوئے؟
 (A) دلی میں (B) پانچ پت میں
- (22) مولانا محمد حسین آزاد کتنے روپے ماہوار پر حکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے۔
 (A) پندرہ روپے (B) بیس روپے
- (23) محمد حسین آزاد کے والد انگریزوں کے ہاتھوں کب مارے گے؟
 (A) 1857ء میں (B) 1858ء میں
- (24) لاہور میں محمد حسین آزاد کی پھر اور سیکرٹری رہے؟
 (A) انجمن ترقی اردو (B) انجمن جمایت اسلام (C) انجمن پنجاب
- (25) گورنمنٹ کالج لاہور میں محمد حسین آزاد پروفیسر رہے۔
 (A) انگریزی کے (B) فارسی کے
- (26) محمد حسین آزاد کو 1888ء میں مرض شروع ہوا۔
 (A) عربی و فارسی کے (B) اردو کے
- (27) آزاد کی تصانیف میں آب حیات، نیرنگ خیال، قصص ہند اور رخندان فارس کے علاوہ ہے۔
 (A) بلڈ پریشر (B) معدے کا مرض
- (28) کس نے سودا کو میر پر ترجیح دی؟
 (A) ذوق بنے (B) غالب بنے (C) مومن نے (D) شیفتہ نے

Free ILM

علم

یاد

لکھنؤیں



جوابات

A	4	A	3	C	2	B	1
C	8	A	7	A	6	A	5
D	12	C	11	A	10	A	9
C	16	A	15	C	14	A	13
C	20	A	19	A	18	A	17
C	24	A	23	A	22	A	21
A	28	B	27	B	26	D	25

